

www.facebook.com/raddekharjiat

مذکور رسالے میں قاضی مظہر حسین نے ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی کا شدید رد بلیغ کیا ہے۔

سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق دیوبندی امام کی بکواس

جناب امیر کی مجلس میں اعلانیہ فسق ہوتا تھا اور آپ اس کو مطلقاً روا رکھتے تھے روکنا اور منع کرنا تو درکنار آپ اس کو بیان کرنا فخر خیال فرماتے تھے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر ان باتوں کو بہت ذوق وشوق سے دیکھتے تھے ورنہ یہ کیوں کر فرماتے کہ وہ عورتیں بلند چھاتیوں والی ہیں یا پست سینوں والی اسی جملہ کا کسی شاعر نے شعروں میں کیا خوب ترجمہ کیا ہے' شاعر کہتا ہے

حیا و شرم کا پردہ اٹھایا شرم گینوں نے
سر مجلس نقابیں کھول دیں پردہ نشینوں نے
کیا عہد اطاعت نورسیدہ نازنینوں نے
ملائے ہاتھ ابھری چھاتیوں والی حسینوں نے
جو شرماتے تھے گھر میں مجلسوں میں بے نقاب آئے
جو گھونٹ رات میں کرتے تھے دن میں بے نقاب آئے

افسوس! جناب امیر نے خلافت کی طمع میں ان ناگوار اور خلافِ شرع باتوں کا کچھ بھی خیال نہ آیا اور علانیہ ظلم فسق ہوتے دیکھ کر فخریہ اپنے کلام معجز نظام میں درج فرمایا جس خلافت کی ابتداء ان امور منہیہ سے ہو اس کے عواقب کا حال ظاہر ہے۔

(انجم خلافت نمبر بابت ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۲۱)

دیوبندیت کی شیعیت نوازی

آج دیوبندی مذہب کی تنظیم نام نہاد سپاہ صحابہ کافر کافر شیعہ کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر کے نعرے لگا کر بار آور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ عظمت صحابہ کرام کے پاسبان ہم ہیں حالانکہ یہ ان کی صریح دھوکہ دہی ہے در حقیقت ان کے اکابر تو شیعہ نواز رہے اگر یہ لوگ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو اپنے ان اکابر پر یہی فتویٰ لگا کر ان کے کافر ہونے کا شائع کریں۔ چند دلائل درج ذیل ہیں۔

صحابہ کرام کو کافر کہنے والا سنی مسلمان ہی رہتا ہے نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کے امام رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔۔۔۔ وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۴۸)

اب اس عبارت نے دیوبندیوں کے دعویٰ سنی کہلانے کی قلعی بھی کھول دی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج دیوبندی اگر اپنے نعرہ شیعہ کافر میں مخلص ہیں تو رشید احمد گنگوہی کے متعلق اپنا فتویٰ شائع کریں۔

ادارہ اسلامیات لاہور سے تالیفات رشیدیہ میں جو فتاویٰ رشیدیہ شائع ہوا ہے اس میں سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔

سبِّ شیخین کفر نہیں ہے نعوذ باللہ

دیوبندی مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں کہ

صحیح قول محققین کا ہے کہ سبِّ شیخین (سرکار ابوبکر صدیق و سرکار فاروق اعظم کی توہین و تنقیص) و انکار خلافت خلفاء کفر نہیں ہے۔

(فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج۱ص۷۷۷)

دیوبندی مفتی ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ

حضرات صحابہ اور شیخین کی سب و شتم سے کفر لازم نہیں آتا۔

(امداد الاحکام ج۱ص۱۴۴ طبع کراچی)

مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں کہ

روافض جو سبِّ شیخین کرتا ہے۔ ان کے (حکم) کفر میں۔۔۔۔ محققین علماء عدم تکفیر کے قائل ہیں۔ (فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج۷ص۳۶۴)

واضح ہو کہ سبِّ شیخین۔۔۔۔ عند المحققین وہ فسق و بدعت ہے کفر نہیں ہے۔

(فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج۷ص۳۶۳)

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضرت جو غالی شیعہ ہیں اور صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں۔ کیا یہ کافر ہیں (اشرف علی تھانوی نے) فرمایا محض تبرا پر تو کفر کا فتوٰی مختلف فیہ ہے۔ (افاضات الیومیہ ج۷ص۲۶۵)

شیعہ کافر نہیں ہیں۔

دیوبند کے مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں کہ

شیعہ تبرائی پر (کے متعلق)۔۔۔۔ محققین۔۔۔۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کو مبتدع فاسق کہا جاوے اور کافر نہ کہا جاوے۔۔۔۔ (جو) محض تبرائی ہیں وہ کافر نہیں ہیں۔ (فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج۷ص۳۶۱)

محققین۔۔۔۔ شیعہ تبرا گو اور منکر خلافت خلفاء ثلاثہ کو کافر نہیں کہتے۔

(فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج۱ص۷۷۷)

دیوبند کے مفتی محمد شفیع رقمطراز ہیں کہ

تبرا کرنے والے شیعہ (کے متعلق) بھی صحیح قول یہ ہے کہ کافر نہیں۔ فاسق ہیں۔ (فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج۲ص۵۰۴)

رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ بندہ بھی ان (شیعہ) کی تکفیر نہیں کرتا۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص۲۶۴)

روافض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ شیخین (سرکار ابوبکر صدیق و سرکار فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) و صحابہ کو اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو کافر کہتے ہیں۔ (فتاوٰی رشیدیہ ص۱۶۵)

شیعہ سے نکاح جائز ہے۔

رافضی کے کفر میں خلاف ہے جو علماء کافر کہتے ہیں بعض نے اہل کتاب کا حکم دیا ہے۔۔۔۔ درصورت اہل کتاب ہونے کے عورت رافضیہ سے مرد سنی کا نکاح درست ہے۔ جو ان کو فاسق کہتے ہیں (جن میں خود گنگوہی صاحب شامل ہیں۔ (فتاوٰی رشیدیہ ص۲۶۴)۔

ان کے نزدیک (شیعہ سے نکاح) ہر طرح درست ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ ص۱۷۰)

مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک فتوٰی بمع سوال ہدیہ قارئین ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہو گیا۔۔۔۔ دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ سنی و شیعہ کا بہ تفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے۔ عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں الخ۔

الجواب: چنانچہ نکاح منعقد ہو گیا۔ لہٰذا اولاد سب ثابت النسب اور صحبت حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۲۵)

مفتی محمد شفیع دیوبندی اور مفتی عزیز الرحمٰن تبرائی شیعہ سے نکاح درست بتلاتے ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۵-۵۰۴، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۷ ص ۲۵۰)

رشید احمد گنگوہی رافضیہ عورت کا مرد سنی سے نکاح جائز بتلاتے ہیں

(تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۱۲۶)

دیوبندی مولوی عبدالقادر آزاد نے بھی شیعہ سے نکاح کو جائز قرار دیا ہے اور اس کا جواز اپنے دیوبندی مفتی کفایت اللہ دہلوی سے بھی بیان کیا ہے۔

(انٹرویو روزنامہ جنگ لاہور، یکم مئی ۱۹۹۷ء)

مفتی کفایت اللہ دہلوی نے لکھا ہے کہ:

شیعہ لڑکی کے ساتھ سنی مرد کا نکاح درست ہے۔ (کفایت المفتی ج ۱ ص ۲۷۸)

رشید گنگوہی کا شیعہ کی عیادت کرنا اور اس کی برکت عذاب میں تخفیف

گنگوہ کا ایک شخص شیعہ مذہب مر گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا فوراً اُس کے ہاتھ کے دونوں انگوٹھے میں نے پکڑ لئے۔ وہ گھبرا گیا اور پریشان ہو کر بولا جلدی پوچھو جو پوچھنا چاہو مجھے تکلیف ہے میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گزرا اور اب کس حال میں ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ عذاب الیم میں گرفتار ہوں۔ حالت بیماری میں مولانا رشید احمد صاحب دیکھنے تشریف لائے تھے۔ جسم کے جتنے حصہ پر مولوی صاحب کا ہاتھ لگا۔ بس اتنا جسم تو عذاب سے بچا ہے۔ باقی جسم پر بڑا عذاب ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۳۲۴)

تعزیے کی اجازت اور اہل تعزیہ کی نصرت

میں ایک مجمع کے ساتھ ان کی تبلیغ کے لئے وہاں گیا تھا۔ ادھار سنگھ سے بھی

اس کا ذکر آیا تو اس نے جواب میں کہا کہ ہم آریہ کس طرح ہو سکتے ہیں ہمارے یہاں تو تعزیہ بنتا ہے۔ میں (اشرف علی تھانوی) نے کہا کہ تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔

(افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۲۹۰ الکلام الحسن ج ۲ ص ۹-۲۵۸، اشرف السوانح ج ۳ ص ۲۳۴)

اس نے کہا کہ میرے یہاں تعزیہ بنتا ہے۔ پھر ہم ہندو کاہے کو ہونے لگے میں نے اس کو تعزیہ بنانے کی اجازت دے دی۔۔۔۔ اور میری اس اجازت کا ماخذ ایک دوسرا واقعہ ہے۔ کہ اجمیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دے دیا تھا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۰۲)

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک زمانہ میں اجمیر تشریف رکھتے تھے عشرہ محرم کا زمانہ آیا۔ شہر کے شیعہ اور ہندوؤں میں ایک تعزیہ کی وجہ سے کچھ جھگڑا ہو گیا تھا سنی الگ تھے شیعہ بظاہر کمزور تھے۔ سنیوں کو تردد تھا کہ ہم کیا کریں اپنے یہاں کے علماء استفسار کیا کہ یہ صورت ہے شیعوں اور ہندوؤں کا اس میں مقابلہ ہے ہم کو کیا کرنا چاہے۔ علماء اجمیر نے بالاتفاق جواب دیا۔۔۔۔ تم کو الگ رہنا چاہیے۔ پھر اہل شہر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور واقعہ اور علماء اجمیر کا جواب حضرت کے سامنے عرض کیا حضرت مولانا نے سن کر فرمایا۔۔۔۔ یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے۔ اس لئے شیعوں کی امداد کرنا چاہیے۔

(افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۵-۱۱۴)

رافضی شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے۔

سوال: ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے۔ راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۳ ص ۶۰۸)

رافضی کا ہدیہ قبول کرنا درست

رشید احمد گنگوہی رقمطراز ہیں کہ

رافضی کا ہدیہ دعوت کھانا۔۔۔۔ درست ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص۵۹۳)

بانی دیوبند نے شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی

حضرت سے آ کر عرض کیا کہ حضرت نماز جنازہ آپ پڑھا دیں۔۔۔۔ حضرت والا نے معذرت فرمائی۔ کہ آپ لوگ شیعہ ہیں اور میں سنی اصول نماز الگ الگ ہیں۔ آپ کے جنازہ کی نماز مجھ میں پڑھوانے سے جائز کب ہوگی۔ شیعوں نے کہا حضرت بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہی ہوتا ہے آپ تو نماز پڑھا ہی دیں۔ حضرت نے ان کے اصرار پر منظور فرمالیا۔ جنازہ پر پہنچ گئے۔۔۔۔ نماز کے لئے عرض کیا گیا۔ تو آگے بڑھے اور نماز (جنازہ) شروع کی۔

(سوانح قاسمی ج ۲ ص۷۱ حاشیہ)

دیوبندی علماء کا شیعہ کا جنازہ پڑھنا

مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ مولوی عبید اللہ انور (بن احمد علی لاہوری) نے پڑھائی۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۸ نومبر ۱۹۷۴ء)

مشہور شیعہ لیڈر مظہر علی شمسی کی نماز جنازہ ملک مہدی حسن علوی (شیعہ) نے پڑھائی۔ عبدالقادر آزاد ضیاء القاسمی۔ تاج محمود نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ جوان ۱۹۷۶ء)

شیعہ پارٹی کے سربراہ سید سکندر حسین شاہ کی نماز جنازہ جامعۃ المنتظر لاہور کے ریاض حسین نجفی نے پڑھائی' شرکاء جنازہ میں مولوی عبدالقادر آزاد بھی شامل تھے۔ (روزنامہ جنگ لاہور یکم جون ۱۹۹۲ء)

مرتضیٰ بھٹو کے قل شریف کے موقع پر عبدالقادر آزاد دعا فاتحہ پڑھ رہے

ہیں۔ (روزنامہ جرأت لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۹۶ء)

مفتی کفایت اللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ:

اگر ان روافض میں سے کوئی شخص مر جائے .... اگر ان (روافض) میں کوئی موجود نہ ہو تو دوسرے مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان کی میت کی تجہیز و تکفین کریں پھر اگر وہ رافضی ایسے عقیدے کا تھا کہ اس پر حکم کفر جاری نہیں ہوتا تھا' تو اس کی تجہیز و تکفین مثل مسلمین کے کریں اور نماز جنازہ بھی پڑھ کر دفن کریں۔

(کفایت المفتی ج ۱ ص ۹-۲۸۸)

ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سیکرٹری مظفر علی شمسی کے ختم قل میں عبدالقادر آزاد' ضیاء القاسمی وغیرہ نے شرکت کی۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۲ جون ۱۹۷۶ء)

شیعہ کا جنازہ پڑھنا واجب ہے

سوال: تعزیہ داروں اور مرثیہ خوانوں (شیعوں) اور بے نمازیوں کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ لوگ فاسق ہیں اور فاسق کے جنازہ کی نماز واجب پس ضرور پڑھنا چاہیے۔ (فتاوی رشیدیہ ص۲۵۶)

گنگوہی صاحب کے نزدیک شیعہ فاسق ہیں کافر نہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ جو حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص۲۲۳)

جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں اُن کے نزدیک تو اُس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک اُن کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونی چاہیے اور بندہ (گنگوہی رشید احمد) بھی اُن کی تکفیر نہیں کرتا۔

(فتاوی رشیدیہ ص۲۶۴)

شیعہ کی بنائی مسجد میں نماز اور اپنی مسجد میں شیعہ کا چندہ جائز

شیعہ مسجد بوجہ اللہ تعالیٰ بنا دے تو وہ مسجد ہے ثواب مسجد کا (نماز کا) اس میں ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۲۳)

تعمیر و مرمت مسجد میں شیعہ و کافر کا روپیہ لگانا درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۲۳)

گنگوہی صاحب کے نزدیک شیعہ کا بوجہ اللہ کے لئے عمل قابل اعتماد ہے۔ اہل اسلام کی مساجد کی طرح شیعہ کی بنائی مساجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ مگر طوائف کی بنائی ہوئی مسجد میں نہ پڑھے کا اس صفحہ کتاب مذکور پر فتویٰ دیتے ہیں۔

شیعہ دیوبندی بھائی بھائی

حضرت (حسین احمد) مدنی نے اصلاح بین المسلمین و دفع شر کے واسطے امروہہ میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ بند کرانے کے لئے مجمع عام سے خطاب فرمایا۔ ۔۔۔ کیا تمہارا ایمان تمہارا اسلام اور تمہاری غیرت ان مناظروں کی اجازت دیتی ہے۔۔۔۔ حضرت مدنی کی موثر اور پر جوش تقریر سے جانبین کے آنسو چھوٹ پڑے۔۔۔۔ مجادلے اور مقاتلے کی فضاء صلح و آشتی سے بدل گئی۔ ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر شیعہ سنی (نام نہاد سنی حقیقتاً دیوبندی) بھائی بھائی بن گئے۔ (سوانح عمری المدنی ص ۲۰۶)

قارئین کرام ان عبارات مذکورہ سے دیوبندیوں کے دعویٰ نام نہاد اہل سنت کا بطلان بھی ثابت ہو گیا۔

دیوبندی مولوی کے مرنے پر دیوبند کا ماتم کدہ بن جانا

مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرنے پر دیوبند ماتم کدہ بن گیا۔ مولوی محمود الحسن

نے مرثیہ میں لکھا کہ

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم

(مرثیہ ص ۲، کلیات شیخ الہند ص ۶)

دیوبندی مولوی کی قیادت میں ماتمی جلوس

صدر ایوب کے خلاف مولوی اجمل خان جمعیت علمائے اسلام کی قیادت میں جلوس نکلا جو سرکلر روڈ پر سینہ کوبی کرتا ہوا گزرا۔

(کوہستان ملتان ۲۹ نومبر ۱۹۶۸، بحوالہ دیوبندی مذہب ص ۵۱۵)

قارئین کرام! ہم دیوبندیوں کی شیعیت نوازی پر متعدد حوالہ جات نقل کر دیئے ہیں خدارا انصاف کیجئے۔ کہ آج ان کا نعرہ کافر کافر شیعہ کافر کس قدر دھوکہ دہی اور فراڈ ہے۔

دیوبندی علماء کی شیعیت نوازی پر مزید حوالہ جات

بانی دیوبندی مذہب قاسم نانوتوی کے خاندان کے اکثر لوگ شیعہ ہو گئے تھے۔ (کتاب مولانا احسن نانوتوی ص ۶-۱۵ 'سوانح قاسمی ج ۱ ص ۲-۱۷۱)

دیوبندی مولوی مناظر احسن گیلانی نے اپنے مولوی قاسم نانوتوی کے شیعہ کے ساتھ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے' کہ

دہلی میں مولانا نانوتوی کے شیعوں کے مجتہد مولوی حامد حسن سے تعلق تھے اور مذکور گیلانی دیوبندی کے بقول نانوتوی صاحب کے دہلی میں شیعہ مولوی منصور علی کے ساتھ بھی گہرے مراسم تھے۔ اور نواب حامد علی خاں کی مسجد میں شیعوں کی خاص مجلس میں مولانا نانوتوی شریک ہوئے تھے بلکہ لکھا ہے کہ مولانا (نانوتوی) نے ماتمی مجلس میں شرکت فرمائی اور شیعوں کا حلوہ قبول فرمایا۔

(سوانح قاسمی ج ۲ ص ۲۶)

فیوض قاسمیہ نامی والے مجموعہ مکاتب سیدنا الامام الکبیر (مولوی قاسم نانوتوی) کا یہی ایک خط پایا جاتا ہے جس میں شیعوں کے متعلق بعض دلچسپ حکیمانہ نکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا (مولوی قاسم نانوتوی) نے شیعوں کے دین کو برزخی دین قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں: بلحاظ آں کہ کلمہ شہادت برزبان و درجنان ست وصوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ وغیرہا اعمال اسلامیان کہ اعمال دین اسلام باشد یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ اسلامی اعمال کے ساتھ شیعہ بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کرتے ہیں دل سے بھی مانتے ہیں اور زبان سے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں یہ پہلو تو شیعوں کا اسلامی ہے .... آپ (نانوتوی) نے لکھا ہے کہ شیعوں کا دین کفرو اسلام کے درمیان ایک قسم کا برزخی دین ہے۔

(سوانح قاسمی ج ۲ ص ۶۴-۶۳)

دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بقول شیعوں کے جہلا فاسق ہیں۔

(سوانح قاسمی ج ۲ ص ۶۳)

اور شیعہ جو ہر حال ہندوستان کی اسلامی آبادی کے اجزاء تھے اور ہیں۔

(سوانح قاسمی ج ۲ ص ۶۴)

اس میں شک نہیں کہ علمی وقار وعظمت کے رکھ رکھاؤ کے لئے عموماً مولویوں نے جن پابندیوں کی رعایت کو ضروری ٹھہرا لیا ہے۔ فطرتاً سیّدنا الامام الکبیر (مولوی قاسم نانوتوی) کی نظر میں ان کو چنداں اہمیت حاصل نہ تھی۔ مولوی حامد حسین شیعہ مجتہد کے گھر میں جس شان سے آپ تشریف لے گئے۔ خود اس واقعہ سے بھی آپ کی افتاد طبع کا اندازہ ہوتا ہے۔ (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۶۷)

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے شیعوں کی مجلس میں شرکت کی اور حلوہ لیا تو پور قاضی کے سنیوں میں معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ سے کافی کھلبلی مچ گئی۔ عام سنی مسلمانوں پر علماء اہل سنت والجماعت کی وجہ سے قدغن تھا کہ شیعوں میں ماتمی

مجالس میں شرکت سے بھی پرہیز کریں اور ان مجالس میں جو چیزیں تقسیم ہوتی ہیں اُن کو نہ لیا کریں مولوی طاہر صاحب کی روایت میں ہے کہ حضرت والا (نانوتوی) سے پوچھنے والوں نے جب پوچھا تو پہلے کچھ اعراض فرمایا گیا لیکن جب زیادہ اصرار اس کی جانب بڑھا تب لکھا ہے کہ واقعہ کو سمجھاتے ہوئے فرمایا گیا کہ بھائی اگر کوئی قوی آدمی تھوڑا سا زہر کھالے تو اس کے حق میں وہ نقصان نہیں کرتا۔ لیکن اس زہر کو ضعیف اگر کھا جائے، تو مر جائے، اس کے بعد کی جو بات تھی، اس کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا گیا کہ ان کی مجلس میں شریک ہو کر اگر میں نے حلوہ لیا اور قبول کرلیا تو ان کی مجلس میں کلمہ حق بھی تو پہنچا دیا۔ (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۶۸)

قارئین کرام! مولوی قاسم نانوتوی نے شیعہ کی مجلس میں شرکت کی اور حلوہ لیا اور بقول ان کے حق بھی پہنچایا تو کیا وجہ ہے کہ جب انہوں نے پوچھا تو حق کہنے سے اعراض کیا یہی بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حلوہ پیش نہ کیا۔ دوسرا اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کو حلوہ چاہیے خواہ اس میں زہر ہی کیوں نہ ہو ان کے معدے بڑے مضبوط ہیں ہر چیز لکڑ پتھر وغیرہ سب ہضم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کی ہیرا پھیری تقیہ بازی منافقت دیوبندیوں کو وراثت میں ملی ہے اس کا مقصود کیا ہے اس کو خود دیوبندی مناظر احسن نے بیان کیا ہے کہ

خود سیّدنا الامام الکبیر (نانوتوی) بھی تحریری وتقریری کاروبار کی لاحاصلی سے واقف تھے۔ اپنی کتاب ہدیۃ الشیعہ میں شاید اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک پہلو افادیت کا مولویوں کے اس کاروبار کا بھی آپ نے پیدا فرمایا ہے۔

(سوانح قاسمی ج ۲ ص ۶۹)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبند کے اکابر واصاغر کا شیعہ کے خلاف ایک کاروبار ہے جو انہوں نے مخصوص ومذموم مقاصد کی خاطر شروع کر رکھا ہے۔ دیوبند مذہب کی خشت اوّل سے ہی دوغلی پالیسی، منافقانہ کردار کا ان لوگوں نے منصوبہ بنالیا

تھا۔ شیعہ کے ساتھ سلام کے بارے حوالہ ملاحظہ ہو کہ بازار کے آنے جانے والے آپ (شاہ عبدالقادر صاحب) کو سلام کیا کرتے تھے۔ سو اگر سُنّی سلام کرے تو آپ سیدھے ہاتھ سے جواب دیتے تھے۔ اور اگر شیعی سلام کرے تو الٹے ہاتھ سے جواب دیتے تھے۔ یہ بیان فرما کر مولوی عبدالقیوم صاحب نے فرمایا میں کیا کہہ دوں۔ المؤمن ینظر بنور اللّٰہ۔ (روایات الطیب ص ۴۳)

گویا اللہ کے نور سے سنی و شیعہ کا امتیاز کرلیتے تھے۔ مگر ظلم کی حد یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ نعوذ باللہ۔ پھر شیعہ کے سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں خود دیوبندی ہی بتائیں پھر اُلٹے ہاتھ سے سلام کا جواب کیا یہ بدعت نہیں ہے؟ ان کے علم و فضل کی بھی ایک اور جھلک دیکھئے۔ تعزیہ کی توہین کے جواز عدم جواز کے سوال کے جواب میں مولوی غلام جیلانی نے کہا: ہرگز (توہین نہیں چاہیے ہاں اسے دفن کردے' اس لیے کہ اس پر امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام مبارک آ گیا ہے۔ لہٰذا اس کا احترام کرنا چاہیے۔ یہ سن کر لڑکا کھڑا ہوگیا۔ اس نے بہت ادب سے یہ کہا کہ مولانا گوسالہ پر کس کا نام آ گیا تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا؟ اس پر مولوی صاحب خاموش ہوگئے اور کوئی جواب بن نہ آیا۔ (روایات الطیب ص ۹۵) یہ ہے دیوبندی اکابر کا علم و فضل۔

دیوبندی مفتی محمود اور دیوبندی امام الہدیٰ عبیداللہ انور نے شیعہ لیڈر مظفر علی شمسی کی وفات کو ایک ملی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی وفات سے ملک ایک معتدل سرگرم اور دردمند رہنما سے محروم ہوگیا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۷۶ء)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک ہنگامی اجلاس میں حکیم عبدالرحیم اشرف وہابی' مولوی تاج محمود دیوبندی مولوی محمد صدیق دیوبندی نے شرکت کی۔ ایک

قرارداد کے ذریعہ شیعہ رہنما (مناظر) مولوی اسماعیل فاضل دیوبند کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مولوی اسماعیل کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۷۶ء)

سر آغا خان اسماعیلی شیعہ اور سیّد طاہر سیف الدین وغیرہ دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماء ہند کو بھاری رقوم بطور چندہ دیا کرتے تھے۔

(بحوالہ خلافت معاویہ و یزید ص ۴۰)

ابن سعود نے جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات گرائے تو دیوبندیوں کے متفقہ امیر عطاء اللہ شاہ بخاری ابن سعود کے طرفدار تھے۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص ۵۴)

گویا دیوبندیوں نے اس موقع پر خوشی میں گھی کے چراغ جلائے۔ اس سے بڑھ کر ان کا شیعہ کے ساتھ تعلق کیا ہوسکتا ہے؟ اس دیوبندی امیر شریعت نے اپنے مولوی انور شاہ کشمیری کو صحابی قرار دے دیا کہ صحابہ کا معصوم کارواں چلا جا رہا تھا۔ یہ حضرات (کشمیری) ان میں سے پیچھے رہ گئے تھے۔ (نقش دوام ص ۱۲۵)

پھر اسی کشمیری کی معصومیت کے دعوے دار بھی دیوبندی ان الفاظ سے بنتے ہیں کہ ڈھلی ڈھلائی معصومیت جس طرح آپ کے وجود میں منتقل ہوگئی تھی۔ اس کے پیش نظر بخاری کا یہ تبصرہ بڑا جاندار اور وقیع ہے۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

معلوم ہوا کہ شیعہ کی طرح غیر نبی کے معصوم ہونے کا عقیدہ خود دیوبندیوں کا بھی ہے۔

پھر علماء کو صحابہ کرام کی ہمسری یا برتری کے درجات دینا علمائے دیوبند کا وطیرہ ہے۔ کیا یہ شیعیت کی تقویت نہیں ہے؟ چند ایک حوالہ جات درج ذیل ہیں:

مولوی محمود الحسن دیوبندی اپنے قطب رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں' کہ

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی

مرثیہ ص۱۲، کلیات شیخ الہند

اشرف علی تھانوی اپنے رشید احمد گنگوہی اور یعقوب نانوتوی کے بارے میں لکھتے ہیں، کہ سبحان اللہ صحابہ کی سی شان تھی۔ (قصص الاکابر ص۹۴، طبع لاہور)

تبلیغی جماعت کے ایک جتھے کو دیکھ کر دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے فرمایا کہ

اگر کسی کو یہ دیکھنا ہو کہ حضرات صحابہ کیسے ہوتے تھے؟ تو ان لوگوں کو دیکھ لو۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۸ نومبر ۱۹۷۴ء ص۱۹)

ایک دفعہ رات کے وقت پیلی ٹیوب کی روشنی میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کو دیکھا۔ کھدر کی ٹوپی کھدر کا کرتہ کھدر کا پائجامہ پہنا ہوا تھا۔ سیدھے سادھے صحابی معلوم ہوتے تھے۔ ملخصاً (ہفت روزہ خدام الدین لاہور شیخ الاسلام مدنی نمبر)

امی جی مولانا (الیاس دیوبندی) پر بہت شفیق تھیں۔ فرمایا کرتی تھیں کہ اکثر مجھے تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے ...... تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی سی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ (مولانا الیاس اور اُن کی دینی دعوت ص۵۲)

عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنے انور کشمیری کو صحابہ کرام کے قافلے میں سے پیچھے رہ جانے والا بتایا ہے۔ (اکابر علماء دیوبند ص۸۷، طبع لاہور)

طارق جمیل دیوبندی نے ایک صحابی حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ ان کی باندی کہتی ہے ...... مصیبت خانہ (حضرت ابوامامہ) خود بھی بھوکا مرا مجھے بھی بھوکا مارا۔ (حیرت انگیز کارگزاریاں ص۳۵۱)

یہی طارق جمیل صحابہ کرام کا ذکر اس طرح کرتا ہے کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: چلو باہر آ کر گپیں مارتے ہیں۔ (حیرت انگیز کارگزاریاں ص۱۶۳)

پھر تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کو بھی یہی لوگ صحابہ کرام کے قافلے کا بچھڑا مسافر باصرار کہتے ہیں۔ (ماہنامہ الدعوۃ الی اللہ لاہور، دسمبر ۲۰۰۵ء ص۹)

کیا یہ شیعیت نوازی نہیں ہے۔ مولوی طارق جمیل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یوں گویا ہوتے ہیں، کہ

حضرت عمر ایسے بھیگی بلی بنے سُن رہے۔ (بیانات جمیل ج۲ ص۸۳)

دیوبندی مولوی حبیب اللہ ڈیروی اپنی کتاب ضرب المہند میں مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی دیوبندی کے بارے میں لکھتا ہے کہ مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی دیوبندی نے شیعہ کی مجلس میں شرکت کی۔ مولوی حبیب اللہ ڈیروی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے۔

"حضرت شاہ صاحب کا ایک اور تساہل"

حضرت شاہ صاحب نے انجمن سادات ضلع گجرات کے زیر اہتمام یوم علی رضی اللہ عنہ پر منعقد ہونے والے جلسہ میں شرکت کر کے خطاب فرمایا دیکھیے جنگ اخبار راولپنڈی 5 ستمبر 1975ء۔ یہ یاد رہے کہ اس انجمن سادات کا بانی ٹیکسلا کا ایک رافضی ریاض حسین تھا جس کے حکم کے تحت یہ یوم علی رضی اللہ عنہ کا جلسہ منعقد کیا جارہا تھا (لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ) (ضرب المہند ص۳۶)

نام نہاد سپاہ صحابہ اپنے دیوبندی اکابر کی نظر میں

دیوبندی مکتبہ فکر کے قائد اہل سنت قاضی مظہر حسین رقمطراز ہیں کہ "مولانا حق نواز شہید مرحوم نے شیعہ جارحیت سے متاثر ہو کر کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ لگایا تھا اور ...... ان کے بعد سپاہ صحابہ نے اس نعرے کو ایک مستقل مشن کے طور پر اختیار کر لیا اور اس کو اپنا وظیفہ بنا لیا اور سپاہ صحابہ کے جس جلسہ یا جلوس میں کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ نہ لگے ان کے نزدیک گویا کہ وہ جلسہ اور جلوس بے روح

ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیعوں نے اس کے ردّعمل میں دیوبندی کافر بلکہ سنی کافر کے نعرے لگائے حتیٰ کہ بعض جگہ صحابہ کا نام لے کر بھی اس طرح کی کارروائی کی گئی۔ (العیاذ باللہ)

چنانچہ سپاہ صحابہ کے ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' (اپریل' مئی ۱۹۹۰ء) میں بعنوان ''سانحہ کبیر والا'' لکھا ہے کہ ''مورخہ ۱۸ اپریل تقریباً دس بجے فرخ سلیم اور خالد سلیم بھٹہ نے (جو کہ شیعہ اور ہیروئن کے بہت بڑے سمگلر بھی ہیں) اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ بھرے بازار میں انجمن تاجران کبیر والا کے صدر شیخ محمد انور پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ جس سے شیخ صاحب خون سے لت پت زمین پر ڈھیر ہو گئے۔ بازار سنسان ہو گیا۔ دکاندار دروازے بند کر کے دبک کر بیٹھ گئے' ملزم للکارتے رہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کے ساتھ ساتھ خلفاء ثلاثہ سیّدنا ابوبکر' سیّدنا عمر' سیّدنا عثمان کے علاوہ ''اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ کو ننگی گالیاں دیں۔ غیرت ایمانی سے سرشار جو بھی نوجوان ان غنڈوں کو اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دینے سے منع کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ گولی نے اس کا استقبال کیا''۔

ایک سوال - یہاں ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اس سے پہلے بھی کبیر والا کے لوگوں نے خلفائے راشدین اور اُمہات المؤمنین پر اس طرح سرعام لعن وتبرا کا ارتکاب کیا تھا؟ غالباً اس کا جواب نفی میں ملے گا۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ ان کی طرف سے ردّعمل ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے کا۔ تو آپ نے اس نعرہ سے کیا فائدہ اُٹھایا؟ یہی کہ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر لعن طعن کرنے کا راستہ کھول دیا۔ سپاہ صحابہ کے علماء و زعماء کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ اور کافر کافر کے اس مروجہ نعرے کو اب ختم کرنا چاہئے۔ جس کے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔

نعرہ عموماً مثبت ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ شرک و بت پرستی کے مقابلوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نعرہ اللہ اکبر تھا۔ مشرکین مکہ کافر تھے۔ یہود مدینہ اور شام کے نصاریٰ کافر اور مشرک تھے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے جہاد تو کیا لیکن کافر کافر ابوجہل کافر۔ کافر کافر یہودی کافر' کافر کافر نصاریٰ کافر کافر کا نعرہ نہیں لگایا۔ یہاں یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ لعن وتبرا شیعوں کا مذہب ومشن ہے نہ کہ اہل سنت کا۔ یہ لعنت بے شمار' لعنت کا شیوہ اہل تشیع کا ہے۔ جس کو اب سپاہ صحابہ کے جوان اپنا رہے ہیں۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: لیس المؤمن یلعان (مومن لعنتیں ڈالنے والا نہیں ہوتا) اسلام کی اپنی شرعی اور اخلاقی حدود ہیں۔ ہم پر لازم ہے کہ اخلاقی اور شرعی حدود میں رہ کر ہی صحابہ کرام کی قرآنی عظمتوں کی تبلیغ و اشاعت کریں اور دشمنان صحابہ کے جواب میں کوئی ایسا انتہا پسندانہ طرز عمل اختیار نہ کریں۔ جو شرعاً و اخلاقاً قابل اعتراض ہو۔ ہم سپاہ صحابہ کے علماء و زعماء سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ جذباتی سنی جوانوں کی اصلاح کریں اور کافر کافر شیعہ کافر کو بطور نعرہ اور مشن ترک کر دیں۔ وما علینا الاالبلاغ۔

مزید تنبیہ: (سپاہ صحابہ کا) خلفاء صحابہ میں امام حسن اور حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے نام نہ لکھنا سنیت کی ترجمانی نہیں بلکہ یزیدیت اور خارجیت کی ترجمانی ہے۔ (العیاذ باللہ) بے شک سپاہ صحابہ میں صحیح العقیدہ سنی علماء بھی ہیں لیکن جماعت میں یزیدی بھی گھسے ہوئے ہیں اور پرچم میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا نام حذف کر دینا اغیار کی سازش کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ صحیح العقیدہ سنی علماء اس عقدہ کو حل کریں گے''۔

(مظہر حسین غفرلہ۔ رسالہ حق چار یار لاہور جولائی ۹۲ء)

دیوبندی محدث سرفراز گکھڑوی نے اپنی نام نہاد سپاہ صحابہ کے معمولات پر

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کے تبصرہ پر اپنے ہی علماء دیوبند کے نام مکتوب بدیں الفاظ ارسال کیا' کہ

آپ حضرات کی طرف سے حضرات خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منانے کا مطالبہ آتا ہے۔ آپ جن اکابر کے دامن سے وابستہ ہیں ان کی تاریخ دیکھ لیجئے ایسی بدعات کے ایجاد کا تصور بھی انہیں نہیں آیا۔............ لے

زہریلے قسم کے اہل بدعت سخت پراپیگنڈا کر رہے ہیں ماہ جنوری کا رضائے مصطفیٰ ضرور بضرور دیکھیں۔

لے ایام منانے کی بدعت کے پیچھے ہرگز نہ پڑھیں۔

(ماہنامہ حق چار یار ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ)

(نام نہاد) سپاہ صحابہ ٹیکسلا کے اراکین نے اپنی مرکزی قیادت پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کل تک اپنے جلسوں میں شیعہ کافر کا نعرہ لگانے والے آج شیعہ کافر کی دعوتیں اُڑا رہے ہیں۔

(ماہنامہ حق چار یار لاہور ماہ اگست ۱۹۹۵ء ص ۲۲)

دیوبندیت کی قادیانیت نوازی

آج دیوبندی ردّ قادیانیت کے ٹھیکدار بنے ہوئے ہیں جو کہ صریح ان کی دھوکہ دہی ہے۔ اس لئے کہ اکابر دیوبند نے قادیانیت نوازی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ اب ہم اس کو بالدلائل ثابت کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مرزا قادیانی نے جو توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام و اہل بیت کی اس کی تاویل کر لو اور اس کو بُرا نہ کہو-اشرف تھانوی

سوال اور ایک امر یہ ہے کہ مرزا نے حضرت مسیح اور حضرت علی کی اوپر طعن و تشنیع بہت کی ہے اور آخر میں یہ فقرہ لکھ دیا ہے کہ میں نے تو اپنے عیسیٰ کو جو نبی تھے یا حضرت علی و حسین کو جو ہمارے ہیں نہیں کہا ہے۔۔۔۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: گو مناظرین کی ایسی عادت ہے مگر قرآن مجید کی ایک آیت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے وہ آیت یہ ہے لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء۔۔۔ اگر کسی نے ایسا کہا ہے اس کی تاویل کریں گے کہ مقصود الزام ہے۔ (بوادر النوادر ص ۴۴۲)

مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی اسے سچا ماننے والے دیانۃً مسلمان ہی ہیں

ایک مولوی صاحب نے قادیانی فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا سے